سوال

ایک لڑکی کے والد نے فوری طور پر تو قرآن مجید بطور مہر طلب کیا اور بعد میں بیس ہزار ڈالر دینا ہونگے، شادی کرنے والا بھائی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور بیوی اس رقم کو معاف کرنا چاہتی ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اور اگر بیوی اس رقم کو معاف نہ کرے اور کچھ مدت بعد اسے طلاق ہوجائے تو کیا خاوند پر طلاق کے بعد یہ رقم ادا کرنی واجب ہوگی؟ کیا اس بھائی کے لیے جائز ہے کہ اتنا مہر دینے کا وعدہ تو کرلے لیکن وہ اس کی ملکیت میں نہ ہو؟

جواب

الحمد للہ

بیوی پر اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنا حق مہر معاف کردے اس کی دلیل مندرجہ ذیل آیت میں ہے:

اگر وہ تمہیں راضی خوشی اپنے مہر میں سے کچھ معاف کردیں تو تم اسے راضی خوشی کھا لو النساء

دخول کے بعد طلاق کی صورت میں بیوی اس مہر مؤجل کی حقدار ہوگی چاہے وہ طلاق کچھ ہی عرصہ بعد ہوجائے، لیکن خلع کی صورت میں وہ خاوند اس مال کے بدلے میں اسے خلع دے کر جدا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر اس کا کوئی شرعی سبب ہو تو پھر خلع ہوسکتا ہے صرف مال حاصل کرنے کے لیے نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تم انہیں اس لیے نہ روک رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی اور واضح بے حیائی کریں النساء (19)۔

اور خاوند کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کہے کہ میں اتنا مہر دونگا چاہے اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، لیکن اسے یہ واضح کرنا چاہیے کہ یہ بعد میں دے گا ابھی نہیں، اور یہ اس کے ذمہ قرض شمار ہوگا۔

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

5460